سبق..15

دہلی کی جامع مسجد

دہلی کی جامع مسجد، ہندستان ہی نہیں، دوسرے ملکوں میں بھی مشہور ہے۔ دور دور سے لوگ اِسے دیکھنے آتے ہیں اور پرانے زمانے کے لوگوں کی کاری گری دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہ مسجد بہت بڑی اور بہت لمبی چوڑی ہے، لیکن مسجد کا دالان، اِس کے مینار، اِس کے گنبد، اِس کے پھاٹک سب کا کچھ ایسا جوڑ ملا ہوا ہے کہ ذرا دور سے دیکھیں تو ساری مسجد ایک خوب صورت کھلونا معلوم ہوتی ہے۔

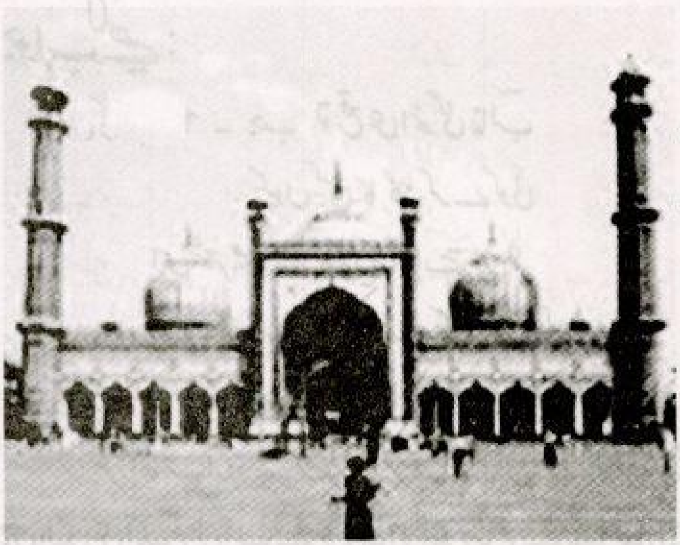

اب سے کوئی تین سو سال پہلے دہلی میں شاہ جہاں کی حکومت تھی۔ اس مغل بادشاہ کو اچھی اچھی عمارتیں بنوانے کا بڑا شوق تھا۔ دہلی کی جامع مسجد اسی بادشاہ نے بنوائی ہے۔ شاہ جہاں کے ایک وزیر تھے، سعد اللہ خاں اور ایک خانساماں تھے فضل خاں۔ مغل بادشاہوں کے زمانے میں یہ بہت بڑا عہدہ تھا۔ اصل میں یہ لفظ خانِ ساماں تھا۔ اس زمانے میں خانِ ساماں بادشاہ کے خاص کاموں کا انتظام کرتا تھا۔ یہ مسجد انہی دونوں شخاص کی نگرانی میں بنی تھی۔ پہلے اس جگہ

ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی۔ جسے ''بھوجلا پہاڑی'' کہتے تھے۔ بادشاہ نے اِسی جگہ کو مسجد کے لئے پسند کیا۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ چھ ہزار راج مستری، بیل دار، مزدور، سنگ تراش وغیرہ چھ برس تک روزانہ اس کے بنانے میں لگے رہے، اور لاکھوں روپے اُن کی مزدوری پر خرچ ہوئے۔ ہر قسم کا پتھر بہت سے راجاؤں اور نوابوں نے بادشاہ کو پیش کیا تھا۔ مسجد میں زیادہ تر لال پتھر لگا ہے۔

کہتے ہیں کہ جب مسجد بن کر تیار ہوئی تو عید بالکل قریب تھی۔ بادشاہ نے فرمایا کہ ہم عید کی نماز یہیں پڑھیں گے۔ اِس پر وزیر بہت گھبرائے کیوں کہ ہزاروں من ملبہ پڑا ہوا تھا۔ بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا تو حکم دے دیا کہ جو چیز جس کے ہاتھ لگے اُٹھا لے جائے۔ پھر کیا تھا۔ چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور دیکھتے دیکھتے سارا ملبہ اٹھ گیا۔ مسجد صاف ہوگئی۔ پھر سارے شہر نے اپنے بادشاہ کے ساتھ اس مسجد میں عید کی نماز پڑھی اور خوب خوشیاں منائیں۔

جامع مسجد نہایت خوب صورت عمارت ہے، لیکن اِس کی خوب صورتی اِس وجہ سے اور زیادہ بڑھ گئی ہے کہ اس کی کرسی بہت اونچی ہے۔ کرسی کی اونچائی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مسجد کے پورب، دکھن اور اُتر کی طرف ایک ایک بڑا پھاٹک ہے اور اِس پھاٹک تک پہنچنے کے لئے تیس چالیس سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ یہ سیڑھیاں بہت لمبی اور کافی چوڑی ہیں۔ سب سیڑھیاں مل کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑا بھاری چبوترا بنا ہوا ہے۔ اندر مسجد کا صحن بہت وسیع ہے اور اس کے بیچوں بیچ وضو، کرنے کے لئے بڑا حوض بنا ہوا ہے۔ سامنے تو مسجد کا اصل دُہرا دالان ہے اور باقی تین طرف اکہرے دالان ہیں۔ ان دالانوں کے بیچ میں تینوں طرف تین بڑے بڑے پھاٹک ہیں، جن کی عمارت بھی بہت خوب صورت ہے۔ مشرقی پھاٹک کا رُخ لال قلعے کی طرف ہے۔ اِسی پھاٹک سے بادشاہ داخل ہوتے تھے۔

مسجد کے اصل دالان کی چھت بہت اونچی ہے اور محرابیں خوب بڑی بڑی ہیں۔ اندر کا فرش سفید پتھر کا ہے اور کالے پتھر سے مُصلی کے نقشے بنائے گئے ہیں۔ بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑے خوبصورت ریشمی مُصلّے بچھے ہوئے ہیں۔ خاص دالان کے اوپر تین بڑے نارنگی کی شکل کے گنبد ہیں اور ان کی بناوٹ کمرک۔ کمرکھ کی طرح

ہے۔ اِن میں ایک پٹی لال پتھر کی اور ایک کالے پتھر کی ہے، اور سنہرے کلس ہیں، جن سے یہ گنبد اور بھی خوب صورت معلوم ہوتے ہیں۔ دالان کے دونوں طرف دو بڑے اونچے مینار ہیں۔ یہ بھی لال پتھر کے ہیں اور اُن میں سفید پتھر کی کھڑی کھڑی پٹیاں پڑی ہیں۔ اِن میناروں کے اندر چکّر دار زینہ ہے۔ بہت سے لوگ میناروں پر چڑھ کر شہر دہلی کا نظارہ کرتے ہیں۔ ہر مینار کی تین منزلیں ہیں اور ہر منزل کے چاروں طرف کھلا ہوا برآمدہ ہے اور سب سے اوپر بارہ دری بُرجی ہے۔ دالان کی محرابوں کے سفید پتھر پر سیاہ پتھر کے حرفوں سے کچھ اچھی اچھی عبارتیں اور قرآن شریف کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔

جمعۃ الوداع اور عیدین پر دور دور کے شہروں سے ہزاروں آدمی یہاں نماز پڑھنے آتے ہیں۔ مسجد، دالان، صحن، سیڑھیاں سب کھچا کھچ بھر جاتی ہیں اور باہر دور تک میدان میں آدمی ہی آدمی نظر آتے ہیں۔ راستہ بند ہو جاتا ہے۔ سڑکوں پر، دکانوں پر، غرض کہ آس پاس کی زمین کے چپّے چپّے پر لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ امام صاحب کی آواز سب نمازیوں تک پہنچانے کے لئے پہلے بیسیوں مکبّر کھڑے ہوتے تھے، اب لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے امام صاحب کی آواز دور دور تک پہنچتی ہے۔ سچ پوچھو اُن دنوں میں جامع مسجد کا منظر دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔

☆ ماخوذ

مشق

معنی یاد کیجیے:

جامع مسجد — وہ مسجد جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے
سنگ تراش — پتھروں کو چھیلنے اور کانٹ چھانٹ کرنے والا
محراب — وہ کمان جیسی جگہ جہاں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے گول دروازہ
مصلّٰی — جائے نماز، نماز پڑھنے کی چٹائی
کلس — وہ سنہری کلغی جو گنبدوں پر لگی ہوتی ہے
بُرجی — چھوٹا گنبد
مکبّر — تکبیر کہنے والا۔ اللہ اکبر کہنے والا
کمرک — کمرکھ، ایک کھٹا پھل جس کی چار پھانکیں ہوتی ہیں
عیدین — دو عیدیں (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ)

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ مسجد کس لئے بنائی جاتی ہے؟
2۔ عام مسجد اور جامع مسجد میں کیا فرق ہے؟
3۔ مسجد میں امام اور موذن کس لئے ہوتے ہیں؟

اِن الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

حوض مصلّٰی کرسی راج مستری صحن

دیئے ہوئے الفاظ سے جمع بنائیے:

مسجد، ملک، عمارت، کتاب، خوشی

اِن سوالات کے جواب دیجیے:

1۔ دہلی کی جامع مسجد کس بادشاہ نے بنوائی؟

2۔ اِس مسجد کی تعمیر میں کتنا وقت لگا؟

3۔ اس کی تعمیر میں روزانہ کتنے لوگ کام کرتے تھے؟

خالی جگہوں کو دیئے گئے الفاظ سے بھریئے:

1۔ دہلی کی جامع مسجد ایک........عمارت ہے۔ (تاریخی، نئی)

2۔ مسجد میں زیادہ تر..............پتھر لگا ہے۔ (لال، ہرا)

3۔ دور تک میدان میں..........نظر آتے ہیں۔ (آدمی ہی آدمی، لوگ ہی لوگ)

4۔ دکھن، اُتر، پورب.........(پچھم، مغرب)

5۔ مشرق، مغرب، شمال،............(جنوب، دکھن)

سوال: نیچے دیئے گئے اسماء کو دو الگ خانوں میں لکھیے:

شہر، دہلی، مسجد، جامع مسجد، لوگ، بادشاہ، شاہ جہاں، عمارت، تہوار، عیدالفطر، پہاڑ، ہمالیہ، سفید، تین منزل، قرآن شریف، جمعہ، جمعۃ الوداع، نماز، ملک، ہندوستان

خانہ (الف) اسم معرفہ	خانہ (ب) اسم نکرہ
....	....
....	....
....	....

خاص جگہ آدمی اور چیزوں کے نام کو اسم معرفہ کہتے ہیں جبکہ، عام جگہ، آدمی اور چیزوں کے نام کو اسم نکرہ کہتے ہیں۔

غور کیجیے:

آپ نے اِس سبق سے ایک مشہور تاریخی عمارت ''جامع مسجد دہلی'' کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ دہلی کی جامع مسجد شاہ جہاں بادشاہ نے اپنی حکومت میں بنوائی تھی۔ یہ ایک وسیع اور عظیم مسجد ہے جسے دیکھنے آج بھی لوگ دور دور سے جاتے ہیں۔

عملی سرگرمی:

☆ اپنے شہر کی جامع مسجد جا کر دیکھئے اور اُس کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتایئے!